اجراء: ۱۷ / ۵ / ۳۴ھ
واپسی: ۲۳ / ۵ / ۳۴ھ

(1333)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلسلامُ عَلَیکُم وَرَحمۃُ اللہِ وبرکاتُہٗ

مفتی صاحب!

کیا بمب پھٹنے سے وفات پانے والا دنیاوی اعتبار سے شہید ہو گا یا نہیں؟ دلائل کے ساتھ فتوی چاہیے اگر تصدیق شدہ فتوی موجود ہے تو بھیج دیجیے بڑی نوازش ہو گی ورنہ جمع کر لیا جائے تو بے حد شکر گزار رہوں گا۔۔۔

جزاکم اللہ خیرا؟

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مفتی صاحب کیا بمب پھٹنے سے وفات پانے والا دنیاوی اعتبار سے شہید ہوگا یا نہیں؟ دلائل کے ساتھ فتوی چاہیے اگر تصدیق شدہ فتوی موجود ہے تو بھیج دیجیے بڑی نوازش ہوگی ورنہ جمع کر لیا جائے تو بے حد شکر گزار رہوں گا۔

جزاکم اللہ خیرا۔

المستفتی: محمد ریحان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجوب باسم ملہم الصواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

واضح رہے کہ شہید کی دو قسمیں ہیں (1) دنیاوی و اخروی شہید، (2) صرف اخروی شہید، دنیاوی و اخروی شہید سے مراد ایسے لوگ ہیں جن پر دنیا میں بھی شہادت کے احکام جاری ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی وہ شہادت کے درجات پر فائز ہوتے ہیں اور یہ دنیاوی و اخروی دونوں اعتبار سے شہید شمار کیے جاتے ہیں، اس قسم کے لیے کچھ شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (1) مسلمان ہونا (2) عاقل و بالغ ہونا (3) شہادت کے وقت حدث اکبر (یعنی ایسی ناپاکی سے پاک ہونا جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے جیسے جنابت، حیض و نفاس وغیرہ) سے پاک ہونا (4) ناحق مقتول ہونا (5) دھاری دار آلہ سے مارا گیا ہو یا حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو اور اس وقت دھاری دار آلہ بھی شرط نہیں (6) قتل کی سزا میں شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض (دیت) ابتداً مقرر نہ ہو بلکہ قصاص کی سزا لازم آتی ہو (7) زخمی ہونے کے بعد دنیاوی راحت (مثلاً کھانا، پینا، سونا، دوا کرنا وغیرہ) میسر نہ ہوئی ہو اور اس پر ہوش وحواس کی حالت میں ایک نماز کا وقت نہ گزرا ہو۔ مندرجہ بالا شرائط کے حاملین افراد دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہیں اور انہیں بطور اعزاز و اکرام غسل و کفن نہیں دیا جائے گا بلکہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں انہی کپڑوں میں (اگر کافی ہوں) غسل دیئے بغیر نماز جنازہ پڑھ کر دفنا دیا جائے گا اور جس آدمی میں ان شرائط میں سے کوئی بھی شرط نہ پائی جائے تو وہ شہید کی اس پہلی قسم (دنیاوی و اخروی شہید) میں داخل نہ ہوگا، البتہ اگر ان اقسام میں سے کسی قسم پر اسکی موت واقع ہوئی جن کے متعلق نبی پاک ﷺ نے بشارت دی ہے تو پھر ایسا آدمی شہید کی دوسری قسم (شہید اخروی) میں شمار ہوگا اور اسکو آخرت میں شہادت کا درجہ ملے گا البتہ دنیا میں عام مسلمانوں کی طرح اسکو غسل و کفن دیا جائے گا

دار الافتاء

جاری ہے...

اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی (یعنی دنیاوی اعتبار سے یہ شہید نہیں کہلائے گا بلکہ دنیا میں اسکے ساتھ عام مسلمانوں کے فوت ہونے کے بعد والا معاملہ کیا جائے گا)۔

لہذا صورت مسؤلہ میں اگر بم پھٹنے سے وفات پانے والے شخص میں شہید کی پہلی قسم کی مذکورہ بالا شرائط پائی جارہی ہوں تو یہ شہید کی پہلی قسم میں شمار ہو گا اور اسکے ساتھ ان ہی جیسا معاملہ کیا جائے گا، بصورت دیگر پھر یہ شخص شہید کی دوسری قسم یعنی شہید اخروی میں شمار ہو گا نبی پاک ﷺ کی بشارت کے مطابق اور اسکے ساتھ پھر دنیا میں عام مسلمانوں کے مردوں جیسا معاملہ کیا جائے گا (یعنی غسل وکفن وغیرہ میں) البتہ اخروی اعتبار سے یہ شہید کہلائے گا اور آخرت میں اس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔

لما في سنن ابی داؤد (314/2) مط: رحمانية.

حدثنا هرون بن عبدالله نا ابو داؤد الطيالسى عن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابى عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن طلحة بن عبدالله بن عوف عن سعيد بن زيد عن النبى ﷺ قال من قتل دون ماله فهو شهيد و من قتل دون اهله او دون دمه او دون دينه فهو شهيد.

و فى الدر المختار مع رد المحتار لإبن عابدين الشامى رحمه الله (252/2) مط: سعيد.

و من قصد العدوّ فأصاب نفسه، والغريق والحريق والغريب المهدوم عليه والمبطون المطعون والنفساء والميت ليلة الجمعة وصاحب ذات الجنب ومن مات وهو يطلب العلم، وقد عدهم السيوطى نحو الثلاثين... وفى الغربة أو بالصرع أو بالحمى، أو دون أهله أو ماله أو دمه أو مظلمة... ذكر الأجهورى قال فى العارضة: من غرق فى قطع الطريق فهو شهيد وعليه إثم معصيته، وكل من مات بسبب معصية فليس بشهيد، وان مات فى معصية بسبب من أسباب الشهادة فله أجر شهادته وعليه اثم معصيته.

وفي بدائع الصنائع (66/2) مط: رشيدية.

اما الاول: فمبنى على شرائط الشهادة، وهى أنواع: منها ان يكون مقتولا حتى لو مات حتف أنفه أو تردى من موضع او احترق بالنار او مات تحت هدم او غرق لا يكون شهيداً لانه ليس بمقتول... الخ، منها: ان يكون مظلوما حتى لو قتل بحق فى قصاص أو رجم لا يكون شهيدا لأن شهداء احد قتلوا مظلومين... الخ، منها: ان لا يخلف عن نفسه بدلاً هو مال حتى لو كان مقتولاً خطأ او شبه عمد بأن قتله فى المصر نهارا بعصا صغيرة او سوط او وكزه باليد، أو لكزه بالرجل لا يكون شهيداً لأن الواجب فى هذه المواضع هو المال دون القصاص وذا دليل خفة الجناية... ولو نزل عليه اللصوص ليلاً فى المصر فقتل بسلاح او غيره او قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح او غيره فهو شهيد، لأن القتيل لم يخلف فى هذه المواضع بدلاً هو مال... وفى الجملة كل قتل يتعلق به وجوب القصاص كان شهيد...، ومنها: أن لا يكون مرتثاً فى شهادته... الخ، ومنها: كون المقتول مسلما... الخ، ومنها: كون المقتول مكلفاً هو شرط صحة الشهادة فى قول ابى حنيفة رحمه الله فلا يكون الصبى والمجنون شهيدين عنده وعند أبى يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى ليس بشرط ويلحقهما حكم الشهادة...، ومنها: الطهارة عن الجنابة شرط فى قول ابى حنيفة رحمه الله وعندهما: ليس بشرط...، واما حكم الشهادة فى الدنيا فنقول: ان الشهيد كسائر الموتى فى أحكام الدنيا وإنما يخالفهم فى حكمين: احدهما: انه

دار الافتاء

جاری ہے...

لایغسل عند عامة العلماء ، و قال الحسن البصری : یغسل ، لأن الغسل کرامة لبنی آدم ، والشهید یستحق الکرامة حسبما یستحقه غیره بل أشد فکان الغسل فی حقه اوجب ، و لهذا یغسل المرتث و من قتل بحق فکذا الشهید ، و لأن غسل المیت وجب تطهیراً له ... ، والثانی : انه یکفن فی ثیابه ، لقول النبی ﷺ "زملوهم بدمائهم" و قدروی فی ثیابهم ... الخ .

و کذا فی الکتب الآتیة :

صحیح البخاری (662/2) مط: الطاف اینڈ سنز ، سنن النسائی (172/2) مط: المیزان ، اعلاء السنن (362/8) مط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة ، المبسوط للسرخسی رحمه الله (76/2) مط: دار الکتب العلمیة ، تبیین الحقائق (247/1) مط: امدادیة ، البحر الرائق (343/2) مط: فاروقیة ، منحة الخالق (345/2) مط: ، (/345-346) مط: فاروقیة ، کنز الدقائق (ص: 68) مط: رحمانیة .

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ **محمد یونس لغاری** عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

22/ جمادی الاولی/ 1443ھ

واللہ اعلم بالصواب

محمد شعیب بنوی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

22/ جمادی الاولی/ 1443ھ

27/ دسمبر/ 2021ء

الجواب صحیح

بندہ عبید الرشید عفی عنہ

۲۲/ ۵/ ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۲۳/ ۵/ ۱۴۴۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۹۵/ ۹۲

مورخہ ۲۴/ ۵/ ۱۴۴۳ھ

29.12.2021